السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گھوڑے کا گوشت حرام ہے یا حلال؟ اگر حلال ہے تو پھر اتنے سارے گھوڑے یوں ہی مر جاتے ہیں اور حلال جانور کا گوشت حرام جاتا ہے ۔ اس پر کیوں آج تک علماء نے آواز بلند نہیں کی؟ کیا وجہ ہے؟ حالانکہ ایک جانور صحیح نص سے حلال ہے اور پھر اس کو جان بوجھ کر حرام کیا جاتا ہے ۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے گوشت کو کھانا منع کیا ہے؟ اور اگر منع کیا ہے تو کب کیا تھا اور پھر اس کا حکم دیا تو کب دیا؟ اس کی تفصیل لکھ دیں ۔ (محمد بشیر الطیب)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

گھوڑا حلال ہے ۔ صحیح بخاری میں ہے : ((عَنْ أَسْمَاءَ قَالَت : نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَكَلْنَاهُ))[''ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گھوڑا ذبح کیا اور اسے کھایا۔''] نیز صحیح بخاری ہی میں ہے : ((عن جابر بن عبداللہ قال : نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ، وَرَخَّصَ فِي لُحُوْمِ الْخَيْلِ))1[''خیبر کے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت سے منع کیا اور گھوڑے کے گوشت میں رُخصت دی۔'']

امام شوکانی لکھتے ہیں :

قال الطحاوی : ذهب أبو حنيفة إلى كراهة أكل الخيل، وخالفه صاحباه، وغيرهما، واحتجوا بالأخبار المتواترة في حلها ولو كان ذلك مأخوذا من طريق النظر لما كان بين الخيل والحمر الأهلية فرق، ولكن الآثار إذا صحت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أولى أن نقول بها مما يوجبه النظر، ولاسيما وقد أخبر جابر أنه صلى الله عليه وسلم أباح لهم لحوم الخيل في الوقت الذي منعهم فيه من لحوم الحمر فدل ذلك على اختلاف حكمهما)) (نیل الأوطار : ۸،۱۱۱)

حرمت خیل والی روایات کی تضعیف نیل الأوطار میں خود ملاحظہ فرمالیں۔

1۔ بخاری، کتاب الذبائح والصید، باب لحوم الخیل۔

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02ص666

محدث فتویٰ